حسرتوں کا دن

وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

’’(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس حالت میں جبکہ یہ لوگ غافل ہیں اور ایمان نہیں لا رہے، انہیں اس دن سے ڈرادو جبکہ فیصلہ کردیا جائے اور حسرت کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوگا‘‘ (مریم 39)

یہ سورہ مریم کی ایک آیت ہے جس میں ایک لفظ آیا ہے ’’یوم الحسرۃ‘‘ یعنی حسرت کا دن۔ عربوں کا یہ طریقہ ہے کہ جس چیز کی زیادہ اہمیت ہو اس کے کئی کئی نام رکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح قیامت کے دن کی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید میں اس کے کئی نام آئے ہیں تاکہ اس کی اہمیت واضح ہوجائے۔ قیامت کو کہیں ’’القارعۃ‘‘ یعنی عظیم حادثہ کہا گیا ہے تو کہیں ’’الحاقۃ‘‘ یعنی ہونی شدنی کہا گیا۔ کہیں اس دن کو ’’یوم الآزفۃ‘‘ کہا گیا تو کہیں ’’یوم التغابن‘‘ کہا گیا۔ اس دن کو ’’الواقعہ، الغاشیہ اور الطامہ‘‘ کے علاوہ اور بھی کئی نام دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح یوم القیامہ کو ’’یوم الحسرۃ‘‘ کہا گیا ہے کہ اس دن کافر، فاسق، فاجر اور جہنم رسید کئے جانے والے تمام افراد حسرتیں کریں گے۔ انہیں نعمتوں کے چھوٹ جانے اور عذابوں سے دوچار ہونے پر حسرت، ندامت، افسوس اور پشیمانی ہوگی۔

ہمارا موضوع اسی لفظ ’’الحسرۃ‘‘ کے متعلق ہے، ہم معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ قیامت کے دن کس طرح بعض لوگوں کو حسرتوں، ندامتوں اور پشیمانیوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ سب سے پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ حسرت کا مطلب کیا ہے؟ کسی چیز کے نہ ملنے کو یا چھوٹ جانے پر حسرت ہوتی ہے، گویا حسرت وہ خواہش ہے جو کبھی پوری نہ ہوتی ہو۔ حسرت، افسوس، ندامت، پشیمانی اور پچھتاوا ایک طرح سے ہم معانی الفاظ بھی ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ آخرت میں کس طرح کی حسرتیں ہوں گی:

ہم جس مصروف دور میں گزر رہے ہیں، اس نے ہم میں سے بہت سوں کو یہ بات بھلادی ہے کہ تیز رفتاری کی اس دوڑ میں ہمیں ایک دن موت آئے گی اور جس دن موت آئے گی پھر مہلت عمل ختم ہوجائے گی اور اس کے بعد ہمارے اعمال کے مطابق فیصلہ ہوگا کہ ہم آئندہ زندگی میں خوش وخرم رہیں گے یا حسرت اور ندامت ہمارا مقدر رہے گا۔

اسی حسرت کے دن سے آگاہ کرنے اور اس کی ہولناکیوں سے متنبہ کرنے کیلئے اللہ تعالی نے انبیاء اور رسل کو مبعوث کیا اور کتابیں نازل کیں۔ ارشاد الہی ہے:

وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

’’(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس حالت میں جبکہ یہ لوگ غافل ہیں اور ایمان نہیں لا رہے، انہیں اس دن سے ڈرادو جبکہ فیصلہ کردیا جائے اور پچھتاوے کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوگا‘‘ (مریم 39)

ہم حسرت کے دن حسرتوں اور پشیمانیوں کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چشم تصور میں کچھ مناظر کا مشاہدہ کرنا ہوگا۔

سورج لپیٹ دیا گیا، تارے بکھر گئے، پہاڑ چلائے گئے، دس مہینے کی حاملہ اونٹنیاں اپنے حال پر چھوڑ دی گئیں، جنگلی جانور سمٹ کر اکٹھے ہوگئے، سمندر پھاڑ دیئے گئے اور پھر بھڑکا دیئے گئے، قبریں کھول دی گئیں، زمین پھیلادی گئی اور جو کچھ اس کے اندر تھا اسے باہر

پھینک دیا گیا، زمین پوری شدت کے ساتھ ہلا ڈالی گئی، اس کے اندر سارا بوجھ باہر نکال لیا گیا، آسمان پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہوگئی، پہاڑ رنگ برنگ کے دھنکے ہوئے اون جیسے ہوگئے اور کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو نہ پوچھے گا۔

یہ ہے حسرتوں کا دن، ندامتوں کا دن، افسوس اور پشیمانیوں کا دن۔آج کسی پر ظلم نہیں ہوگا، آج کسی پر زیادتی نہیں ہوگی، ہر صاحب حق اس کا پورا پورا حق دیا جائے گا:

اَلۡیَوۡمَ تُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ، لَا ظُلۡمَ الۡیَوۡمَ

''آج ہر متنفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کی تھی، آج کسی پر ظلم نہ ہوگا'' (المومن 17)

اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت سے محرومی سے بڑھ کر اور کیا حسرت ہوگی، اس سے بڑی افسوس اور پشیمانی اور کیا ہوگی۔حسرتوں کے دن میں جب یہ معلوم ہوگا کہ حسرت کرنے والوں کی مہلت عمل ختم ہوگئی تو ان کی حسرت میں اور اضافہ ہوگا۔

یہ وہ دن ہوگا جس میں اولین اور آخرین کو جمع کیا جائے اور جنت اور دوزخ کے درمیان موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں پیش کیا جائے گا جس طرح بخاری اور دیگر کتب حدیث میں مذکور ہے اور اہل جنت سے مخاطب ہو کر کہا جائے گا:

یا اھل الجنة ھل تعرفون ھذا

''اے اہل جنت، کیا تم اسے جانتے ہو''

وہ سہم جائیں گے اور ڈر جائیں اور کہیں گے: ہاں یہ موت ہے۔

پھر اہل جہنم کو پکارا جائے گا:

یا اھل النار، ھل تعرفون ھذا

''اے اہل دوزخ، کیا تم اسے جانتے ہو''

وہ سہم جائیں گے اور ڈر جائیں گے اور کہیں گے: ہاں یہ موت ہے

پھر حکم ہوگا کہ موت کو ذبح کیا، اور موت کو ذبح کر کے اعلان ہوگا:

یا اھل الجنة ، خلود فلا موت

''اے اہل جنت، تم اس نعیم میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے، تم پر کبھی موت نہیں آئے گی''

و یا اھل النار ،خلود فلاموت

''اور اے اہل دوزخ، تم اس عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے، تم پر کبھی موت نہیں آئے گی''

پھر ایک طرف جہاں خوشیاں اور مسرتیں ہوں گی تو دوسری طرف حسرتیں ہوں گی، ندامتیں ہوں گی، افسوس اور پشیمانیاں ہوں گی۔یہ ہے حسرتوں کا دن۔اسی حسرت سے بچانے کیلئے تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء بھیجے اور کتابیں نازل کیں، اس کی وجہ یہ تھی کہ:

وَاتَّبِعُوا أَحۡسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيۡكُم مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبۡلِ أَن يَأۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ بَغۡتَةً وَأَنتُمۡ لَا تَشۡعُرُونَ

''اور پیروی کرو اپنے رب کی بھیجی ہوئی کتاب کے بہترین پہلو کی، قبل اس کے تم پر اچانک عذاب آئے اور تم کو خبر بھی نہ ہو''

أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَى عَلَى مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ

''ایسا نہ ہو کہ بعد میں کوئی شخص کہے: افسوس میری اس تقصیر پر جو میں اللہ کی جناب میں کرتا رہا بلکہ میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا'' (الزمر 56)

قیامت کے دن منکرین حق کو حسرت بطور سزا دی جائے گی، وہ حسرت کریں، افسوس اور پشیمانی کریں، ندامت اور پچھتاوا کریں:

لا یدخل احد الجنة الا اری مقعده من النار لو اساء لیزداد شکرا و لا یدخل النار احد الا اری مقعده من الجنة لو احسن لیکون علیه حسرة (بخاری 6569)

''جنت میں کوئی شخص داخل نہیں ہوا مگر اسے جہنم میں اس کا مقام نہ دکھا جائے، اگر وہ دنیا میں نافرمانی کرتا تاکہ وہ زیادہ شکر کرے اور جہنم میں کوئی شخص داخل نہ ہو گا مگر اسے جنت میں اس کا مقام نہ دکھایا جائے اگر وہ حسن عمل کرتا تاکہ اس کی حسرت میں اضافہ ہو''

مگر کیا اس کا اب کوئی فائدہ ہو گا، نہیں یہاں تو حسرت بطور سزا دی جا رہی ہے۔

حسرتوں کے دن حسرت کے کئی مناظر ہمیں قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ میں دکھائے گئے۔ حسرت کی ایک صورت دیکھئے کہ اس دن جہاں ایک ایک نیکی کی ضرورت ہو گی وہاں نیکیوں کے پہاڑوں کو ضائع ہوتا دیکھ کر کس قدر افسوس اور پشیمانی ہو گی۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے اور امام مسلم کی روایت ہے:

اتدرون من المفلس؟

کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟

لوگوں نے کہا کہ مفلس تو وہ ہے جس کے پاس دینار ہے نہ درہم، آپ ﷺ نے فرمایا:

''نہیں، مفلس وہ ہے جو نیکیوں کے پہاڑ لایا ہو گا مگر ساتھ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہو گی، کسی کا حق مارا ہو گا، کسی کی غیبت کی ہو گی، کسی پر بہتان باندھا ہو گا، یہ سب مدعی دربار الٰہی میں جمع ہوں گے اور اپنے حق کا مطالبہ کریں گے، ان کو مفلس کی نیکیوں میں سے دیا جائے گا یہاں تک کہ نیکیاں ختم ہو جائیں گی مگر مدعی ختم نہیں ہوں گے، پھر حکم ہو گا کہ مدعیوں کے گناہ اس کے سر ڈالے جائیں، پھر وہ منہ کے بل جہنم میں گرا دیا جائے گا، وہاں وہ حسرتیں کرتا رہے گا کہ کاش میں نے لوگوں کے حقوق نہ مارے ہوتے۔

حسرت کی ایک اور صورت:

حسرت کے دن کچھ لوگوں کے اعمال جو بظاہر نیک اعمال تھے ضائع ہوتے ہوئے نظر آئیں گے۔ ان اعمال کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی وزن نہیں ہو گا، کیوں، کیونکہ یہ نیک اعمال اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کے دائرے سے باہر ہوں گے۔ اس دن جب ایک ایک نیکی کی ضرورت ہو گی، تمام نیکیاں ضائع ہوتے دیکھ کر لوگوں کی کیا حالت ہو گی، ارشاد الٰہی ہے:

وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُوراً

”اور جو کچھ بھی ان کا کیا دھرا ہے اسے لے کر ہم غبار کی طرح اڑا دیں گے“ (الفرقان 23)

ساری زندگی کی محنت رائیگاں گئی:

وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ

”وہاں اللہ کی طرف سے ان کے سامنے وہ کچھ آئے گا جس کا انہوں نے کبھی اندازہ ہی نہیں کیا“ (الزمر 48)

حسرت کی ایک صورت ان لوگوں کی ہے جنہیں اللہ کی راہ سے روکنے کیلئے اپنا مال خرچ کیا تھا:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّواْ عَن سَبِيلِ اللّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ إِلَى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ

”جن لوگوں نے حق کو ماننے سے انکار کیا ہے وہ اپنے مال خدا کے راستے سے روکنے کیلئے صرف کر رہے ہیں اور ابھی اور خرچ کرتے رہیں گے مگر آخر کار یہی کوششیں ان کیلئے پچھتاوے کا سبب بنیں گی، پھر وہ مغلوب ہوں گے، پھر یہ کافر جہنم کی طرف گھیر لائے جائیں گے“ (الانفال 36)

حسرت ایک صورت اس وقت ہوگی جب منکرین حق اپنے رب کے سامنے پیش ہوں گے اور وہ ان سے پوچھے گا:

وَلَوْ تَرَى إِذْ وُقِفُواْ عَلَى رَبِّهِمْ قَالَ أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ

”کاش وہ منظر تم دیکھ سکو جب یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے، اس وقت ان کا رب ان سے پوچھے گا: کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟“

قَالُواْ بَلَى وَرَبِّنَا

”یہ کہیں گے: ہاں، اے ہمارے رب! یہ حقیقت ہی ہے“

قَالَ فَذُوقُواْ العَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ،

”وہ فرمائے گا، اچھا تو اب اپنے انکارِ حقیقت کی پاداش میں عذاب کا مزا چکھو“

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُواْ بِلِقَاء اللّهِ حَتَّى إِذَا جَاءتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُواْ يَا حَسْرَتَنَا عَلَى مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَى ظُهُورِهِمْ أَلاَ سَاء مَا يَزِرُونَ

”نقصان میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے اپنی ملاقات کی اطلاع کو جھوٹ قرار دیا، جب اچانک وہ گھڑی آجائے گی تو یہی لوگ کہیں گے، افسوس، ہم سے اس معاملہ میں کیسی تقصیر ہوئی، اور ان کا حال یہ ہوگا کہ اپنی پیٹھوں پر اپنے گناہ کا بوجھ لادے ہوئے ہوں گے، دیکھو کیسا برا بوجھ ہے جو یہ اٹھا رہے ہیں“ (الانعام 30،31)

حسرت کی ایک اور صورت ان لوگوں کی ہے جنہوں نے رسول ﷺ کی پیروی نہ کی اور اس کی جگہ اس نے دنیا میں گمراہی کے اماموں کو اپنا دوست بنا لیا:

وَيَوۡمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيۡهِ يَقُولُ يَا لَيۡتَنِي اتَّخَذۡتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلاً

''ظالم انسان اپنا ہاتھ چبائے گا اور کہے گا کاش میں نے رسول کا ساتھ دیا ہوتا''

يَا وَيۡلَتَى لَيۡتَنِي لَمۡ أَتَّخِذۡ فُلَاناً خَلِيلاً ، لَقَدۡ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكۡرِ بَعۡدَ إِذۡ جَاءنِي وَكَانَ الشَّيۡطَانُ لِلۡإِنسَانِ خَذُولاً

''ہائے میری کم بختی، کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا، اس کے بہکائے میں آکر میں نے وہ نصیحت نہ مانی جو میرے پاس آئی تھی، شیطان انسان کے حق میں بڑا ہی بے وفا نکلا'' (الفرقان 27،29)

اسی طرح جنہوں نے فاسقوں اور فاجروں کو اپنا پیشوا بنا لیا وہ بھی حسرت کریں گے:

وَلَوۡ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُواۡ إِذۡ يَرَوۡنَ الۡعَذَابَ أَنَّ الۡقُوَّةَ لِلّهِ جَمِيعاً وَأَنَّ اللّهَ شَدِيدُ الۡعَذَابِ

''کاش جو کچھ عذاب کو سامنے دیکھ کر انہیں سوجھنے والا ہے وہ آج ہی ان ظالموں کو سوجھ جائے کہ ساری طاقتیں اور سارے اختیارات اللہ ہی کے قبضے میں ہیں اور یہ کہ اللہ سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے''

إِذۡ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُواۡ مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُواۡ وَرَأَوُاۡ الۡعَذَابَ وَتَقَطَّعَتۡ بِهِمُ الأَسۡبَابُ

''جب وہ سزا دے گا اس وقت کیفیت یہ ہوگی کہ وہی پیشوا اور رہنما جن کی دنیا میں پیروی کی گئی تھی، اپنے پیروؤں سے بے تعلقی ظاہر کریں گے مگر سزا پا کر رہیں گے اور ان کے سارے اسباب و وسائل کا سلسلہ کٹ جائے گا''

وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُواۡ لَوۡ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنۡهُمۡ كَمَا تَبَرَّؤُواۡ مِنَّا

''اور وہ لوگ جو دنیا میں ان کی پیروی کرتے تھے کہیں گے کہ کاش ہم کو پھر ایک موقع دیا جاتا تو جس طرح آج یہ ہم سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں، ہم ان سے بیزار ہو کر دکھا دیتے''

كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللّهُ أَعۡمَالَهُمۡ حَسَرَاتٍ عَلَيۡهِمۡ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ

''یوں اللہ ان لوگوں کے وہ اعمال جو یہ دنیا میں کر رہے ہیں ان کے سامنے اس طرح لائے گا یہ حسرتوں اور پشیمانیوں کے ساتھ ہاتھ ملتے رہیں گے مگر آگ سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے'' (البقرہ 165،167)

وَبَرَزُواۡ لِلّهِ جَمِيعاً فَقَالَ الضُّعَفَاء لِلَّذِينَ اسۡتَكۡبَرُواۡ إِنَّا كُنَّا لَكُمۡ تَبَعاً فَهَلۡ أَنتُم مُّغۡنُونَ عَنَّا مِنۡ عَذَابِ اللّهِ مِن شَيۡءٍ قَالُواۡ لَوۡ هَدَانَا اللّهُ لَهَدَيۡنَاكُمۡ سَوَاء عَلَيۡنَا أَجَزِعۡنَا أَمۡ صَبَرۡنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ

''اور یہ لوگ جب اکٹھے اللہ کے سامنے بے نقاب ہوں گے تو اس وقت ان میں سے جو دنیا میں کمزور تھے وہ ان لوگوں سے جو بڑے بنے ہوئے تھے کہیں گے: دنیا میں ہم تمہارے تابع تھے، اب کیا تم اللہ کے عذاب سے ہم بچانے کیلئے بھی کچھ کر سکتے ہو؟ وہ جواب دیں گے اگر اللہ نے ہمیں نجات کی کوئی راہ دکھائی ہوتی تو ہم ضرور تمہیں بھی دکھا دیتے، اب تو یکساں ہے، خواہ ہم جزع وفزع کریں یا صبر، بہر حال ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں'' (ابراہیم 21)

حسرت کے مارے یہ لوگ جب اپنے پیشواؤں سے مایوس ہو جائیں گے تو شیطان کے پاس جائیں گے، وہی تو گمراہوں کا امام

ہے، اس سے جہنمی بات کر کے کہیں گے تو نے ہمیں مروایا ہے، وہ ان سے کہے گا:

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الأَمْرُ

''اور جب فیصلہ چکا دیا جائے گا تو شیطان کہے گا''

إِنَّ اللّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ

''حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جو وعدے تم سے کئے تھے وہ سب سچے تھے اور میں نے جتنے وعدے کئے ان میں سے کوئی بھی پورا نہ کیا''

وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ إِلاَّ أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي

''میرا تم پر کوئی زور تو تھا نہیں، میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ اپنے راستے کی طرف تمہیں دعوت دی اور تم نے میری دعوت پر لبیک کہا''

فَلاَ تَلُومُونِي وَلُومُواْ أَنفُسَكُم

''اب مجھے ملامت نہ کرو، اپنے آپ ہی کو ملامت کرو''

مَّا أَنَاْ بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُمْ بِمُصْرِخِيَّ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

''یہاں نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری، اس سے پہلے تم نے مجھے خدائی میں شریک بنا رکھا تھا، میں اس سے بری الذمہ ہوں، ایسے ظالموں کیلئے تو دردناک سزا یقینی ہے'' (ابراہیم 22)

حسرت کا ایک اور منظر، جنتیوں اور دوزخیوں کا یہ خطاب ہے:

وَنَادَى أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقّاً فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقّاً قَالُواْ نَعَمْ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

''پھر یہ جنت کے لوگ دوزخ والوں سے پکار کر کہیں گے: ہم نے ان سارے وعدوں کو ٹھیک پا لیا جو ہمارے رب نے ہم سے کئے تھے، کیا تم نے بھی ان وعدوں کو ٹھیک پایا جو تمہارے رب نے کئے تھے؟ وہ جواب دیں گے ہاں، تب ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ: خدا کی لعنت ظالموں پر'' (الاعراف 44)

وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُواْ عَلَيْنَا مِنَ الْمَاء أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّهُ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ

''اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے کچھ پھینک دو، وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے یہ دونوں چیزیں ان منکرین حق پر حرام کر دی ہیں''

جب یہ لوگ اپنے پیشواؤں سے مایوس ہو جائیں گے، شیطان سے مایوس ہو جائیں گے، اہل جنت سے مایوس ہو جائیں گے تب یہ لوگ جہنم کے داروغہ کو پکاریں گے:

وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْماً مِّنَ الْعَذَابِ ، قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاء الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

''پھر یہ دوزخ میں پڑے ہوئے لوگ جہنم کے اہلکاروں سے کہیں گے: اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے عذاب میں بس ایک دن کی تخفیف کر دے، وہ پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس رسول بینات لے کر نہیں آتے رہے تھے، وہ کہیں گے ہاں، جہنم کے اہلکار بولیں گے، پھر تو تم ہی دعا کرو، اور کافروں کی دعا اکارت ہی جانے والی ہے'' (المومن 49،50)

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ

''اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے تو اچھا ہے''

قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ، لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ

''وہ جواب دے گا: تم یوں ہی پڑے رہو گے، ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے مگر تم میں سے اکثر کو حق ہی ناگوار تھا'' (الزخرف 77)

اور حسرت کی انتہا اس وقت ہوگی جب یہ لوگ صدیوں تک اپنے رب کو پکارتے رہیں گے:

قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْماً ضَالِّينَ ، رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ

''اے ہمارے رب، ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی، ہم واقعی گمراہ لوگ تھے، اے پروردگار، اب ہمیں یہاں سے نکال دے پھر ہم ایسا قصور کریں گے تو ظالم ہوں گے''

قَالَ اخْسَؤُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ

''اللہ تعالیٰ ان کو جواب دے گا: دور ہو میرے سامنے سے، پڑے رہو اسی میں اور مجھ سے بات نہ کرو''

إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ، فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيّاً حَتَّى أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ، إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ

''تم وہی لوگ تو ہو کہ میرے بندے جب کہتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے، ہمیں معاف کر دے، ہم پر رحم کر تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے تو تم نے ان کا مذاق بنالیا، یہاں تک کہ ان کی ضد نے تمہیں یہ بھی بھلا دیا کہ میں بھی کوئی ہوں اور تم ان پر ہنستے رہے، آج ان کے صبر کا میں نے یہ پھل دیا ہے کہ وہی کامیاب ہیں'' (المومنون 107،111)

بس، پھر اس جواب کے بعد جہنم کے دروازے بند ہو جائیں گے، پھر حسرتیں رہ جائیں گی، ندامتیں رہ جائیں گی، افسوس اور پشیمانیاں رہ جائیں گی۔

اسی حسرت و ندامت سے بچانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رسولوں کو بھیجا مگر منکرین حق اپنے انکار پر بضد رہے:

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُون

’’افسوس ہے بندوں کے حال پر، جو رسول بھی ان کے پاس آیا اس کا وہ مذاق ہی اڑاتے رہے‘‘(یاسین 30)

ہمیں قرآن مجید کی یہ آیات بتاتی ہیں کہ ہم کل کیلئے آج اپنی تیاری کرلیں ورنہ کل ہمیں حسرتوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے:

وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ، وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنكُم مُّكَذِّبِينَ ، وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ، وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ، فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ

’’درحقیقت یہ پرہیزگار لوگوں کیلئے ایک نصیحت ہے، اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ جھٹلانے والے ہیں، ایسے کافروں کیلئے یقیناً یہ موجب حسرت ہے اور یہ بالکل یقینی ہے، پس اے نبی، اپنے ربِ عظیم کے نام کی تسبیح کرو‘‘(الحاقہ 48،52)